© rasailojaraid.com

سیّدنا عمر بن عبدالعزیزؒ

کے —— چند خطوط و فرامین

سیّدنا عمر بن عبدالعزیزؒ کے قالب میں جو خالص اسلامی ذہن اور اسلامی روح کارفرما تھی (اور جو بالآخر اُن کے نظامِ سلطنت میں جلوہ گر ہوئی) اس کا صحیح اندازہ اُن کے خطوط اور سرکاری فرامین سے ہوتا ہے جو انہوں نے وقتاً فوقتاً سلطنت کے کارپردازوں اور اعلیٰ عہدہ داروں کو لکھے، اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کیسا خالص اسلامی ذہن و دماغ بخشا تھا جس پر جاہلیت کی کوئی پرچھائیں اور شاہانِ بنی امیہ کے اخلاق و افکار کا کوئی سایہ بھی نہیں پڑا تھا۔ یہاں چند خطوط پیش کئے جاتے ہیں،

ان کو ایک مرتبہ معلوم ہوا کہ بعض قبائلی سردار اور عہدِ اموی کے "نودولت" جاہلیت کی رسم حلف[1] محالفت کو زندہ کر رہے ہیں اور جنگ و مقابلہ کے موقع پر یالبنی فلان، یالمضر۔ (فلاں قبیلہ کی دہائی ہے، ہاں اے اہلِ مضر اپنے حلیف کی مدد کرو) کا جاہلی نعرہ لگانے لگے ہیں، یہ اسلام کے رشتہ، اخوت اور نظامِ اجتماعی کے متوازی ایک جاہلی نظام اور جاہلی رسم کا احیاء تھا، اور بہت سے فتنوں کا پیش خیمہ، سابق فرمانروا شاید اس کو بعض ملکی مصالح سے شہ دیتے یا کم سے کم اہمیت نہ دیتے، لیکن عمر بن عبدالعزیز نے اس خطرہ کو محسوس کیا، اور اس کے بارے میں مستقل فرمان صادر کیا، اپنے ایک بڑے عہدہ دار ضحاک ابن عبدالرحمٰن کو لکھتے ہیں،

"حمد و صلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ بیشک اللہ تعالیٰ اس اسلام کے علاوہ جس کو وہ اپنے لئے اور اپنے بندگانِ خاص کے لئے پسند فرما چکا ہے، کسی دین کو قبول نہیں فرماتا، اللہ تعالیٰ نے اسلام کو اپنی اس کتاب سے عزّت بخشی اور اس کے ذریعہ اسلام اور غیر اسلام میں تفریق کر دی ہے۔ ارشاد فرمایا:

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ   تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشن

[1] جاہلیت میں ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کا اور ایک شخص دوسرے شخص کا حلیف بن جاتا تھا، پھر وہ جا بیجا اس کی پاسداری کرتا تھا، اور حق و باطل میں اس کا ساتھ دیتا تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (مائدہ)

چیز آئی، اور ایک کتاب واضح کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کو جو رضائے حق کے طالب ہیں، سلامتی کی راہیں بتلاتے ہیں اور ان کو اپنی توفیق سے تاریکیوں سے نکالکر نور کیطرف لے آتے ہیں۔ اور ان کو راہ راست پر قائم رکھتے ہیں۔

... ...

نیز ارشاد ہے:

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۝ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ (اسراء)

اور ہم نے اس قرآن کو راستی ہی کے ساتھ نازل کیا، اور وہ راستی ہی کے ساتھ نازل ہو گیا، اور ہم نے آپ کو صرف خوشی سنانیوالا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، اور آپ پر اپنی کتاب نازل فرمائی، اس وقت تم اے اہل عرب (جیسا کہ تم کو معلوم ہے) ضلالت، جہالت، پریشانی، تنگی اور سخت انتشار میں مبتلا تھے، فتنے تمہارے درمیان عام تھے اور لوگوں کے پاس جو تھوڑا بہت دین باقی تھا، اس سے بھی تم محروم تھے، اس کے برعکس لوگوں کی گمراہیوں میں سے کوئی گمراہی ایسی نہیں تھی جس میں تم مبتلا نہ ہو، تم میں سے جو زندہ رہتا تھا، وہ جہالت و گمراہی کے ساتھ زندہ رہتا تھا، اور تم میں سے جو مرتا تھا، اس کا انجام جہنم ہوتا تھا، یہاں تک کہ اللہ نے تم کو ان برائیوں، بتوں کی پرستش، جنگ و جدال، منافرت اور تعلقات کی خرابیوں سے صاف بچا لیا، تم میں سے انکار کرنے والے نے انکار کیا، اور تم میں سے تکذیب کرنے والوں نے جھٹلایا، اور اللہ کا پیغمبر اللہ کی کتاب اور اسلام کی دعوت دیتا رہا۔ پھر تم میں سے بہت کم اور کمزور لوگ اس پر ایمان لائے، ان کو ہر وقت خطرہ لگا رہتا تھا کہ لوگ انہیں اُچک نہ لیں، تو اللہ نے ان کو پناہ دی، اور اپنی مدد سے اُن کی تائید کی اور اُن کو وہ لوگ عطا فرمائے جن کا اسلام لانا اس کو منظور ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے جانے والے تھے اور اللہ کو اپنے رسول سے اس وعدہ کو پورا کرنا تھا جس میں کوئی تغیر و تبدل ممکن نہیں، اس وعدہ کو تھوڑے سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمانوں کے علاوہ عام طور پہ لوگوں نے بعید سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۔ (توبہ)

وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے، تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں۔

بعض آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے خود مسلمانوں سے وعدہ کیا ہے، ارشاد فرماتا ہے کہ:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۔ (نور)

تم میں جو لوگ ایمان لاویں اور نیک عمل کریں اُن سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ اُن کو زمین میں حکومت عطا فرمائے گا، جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دی تھی، اور جس دین کو ان کے لئے پسند کیا ہے، اس کو اُن کے لئے قوت دے گا، اور اُن کے اس خوف کے بعد اس کو مبدل بامن کر دیگا بشرطیکہ میری عبادت کرتے رہیں، میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور مسلمانوں سے اپنے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کر دیا۔ اے اہلِ اسلام یاد رکھو تم کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی دیا، اسی اسلام کے صدقہ میں دیا ہے جس کی بدولت تم اپنے دشمنوں پر فتح پاتے ہو اور جس کی وجہ سے تم قیامت کے دن گواہ بنو گے، تمہارے لئے دنیا و آخرت میں اس کے علاوہ نہ نجات ہے اور نہ کوئی حفاظت کا سامان اور طاقت جب اللہ تعالیٰ تم کو وہ بہترین دن نصیب کریگا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، تو موت کے بعد اللہ کے ثواب کی امید ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۔ (سورۃ القصص)

یہ عالمِ آخرت ہم انہی لوگوں کے لئے خاص کرتے ہیں، جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہیں، اور نہ فساد کرنا، اور نیک نتیجہ متقی لوگوں کو ملتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں تم لوگوں کو اس قرآن اور اس پر عمل نہ کرنے کے نتائج بد سے ڈراتا ہوں، اس لئے کہ اس پر عمل نہ کرنے کے نتیجہ میں جو واقعات پیش آئے ہیں، امت میں جو خونریزی، جو خانہ ویرانی، جو پراگندگی اور انتشار برپا ہوا، وہ تمہاری نگاہوں کے سامنے ہے، پس جس چیز سے اللہ نے تم کو اپنی کتاب میں منع کیا ہے، اس سے رک جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی وعید سے زیادہ کوئی چیز خوف اور احتیاط کا مستحق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

جس چیز نے مجھے اس خط کے لکھنے پر مجبور کیا ہے وہ یہ بات ہے جو دیہات کے باشندوں کے متعلق مجھ سے ذکر کی گئی، اور ان لوگوں کی بابت جو نئے نئے حاکم اور عہدہ دار بنے ہیں۔ یہ بیچارے اجڈ اور جاہل قسم کے لوگ ہیں، احکام الٰہی کا ان کو علم نہیں، وہ اللہ کے معاملہ میں سخت دھوکہ میں مبتلا ہیں، اللہ تعالیٰ کا ان کے ساتھ جو معاملہ رہا ہے، اس کو وہ بھول گئے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی انہوں نے ناشکری اور ناقدری کی ہے، جس تک پہنچنے کی ان میں صلاحیت نہیں تھی، مجھے بتلایا گیا ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ جنگ میں مضر اور یمن والوں کا سہارا لیتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ دوسروں کے مقابلہ میں ان کے حمایتی اور ولی ہیں سبحان اللہ و بحمدہ! یہ کس قدر ناشکر گذار اور کافر نعمت ہیں، ان کو ہلاکت، ذلت و خواری کا کیسا شوق ہے۔؟ یہ دیکھتے نہیں کہ انہوں نے اپنے لئے کونسا مقام پسند کیا، کن امن و امان سے اپنے کو محروم کیا، اور کس گروہ سے اپنا تعلق پیدا کیا۔؟ اب مجھے معلوم ہوا کہ شقی اپنے ارادوں ہی سے شقی ہوتا ہے، اور جہنم بیکار نہیں پیدا کی گئی ہے۔ کیا ان لوگوں نے کلام پاک میں اللہ تعالیٰ کا یہ کلام نہیں سنا:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (الحجرات)	مسلمان تو سب بھائی بھائی ہیں، سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔
کیا انہوں نے یہ آیت کبھی نہیں سنی؟ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (المائدہ)	آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا، اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کر لیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ کچھ لوگ زمانۂ جاہلیت کے طرز کی محالفت کی دعوت دیتے ہیں، حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مشروط حمایت کے وعدہ سے منع فرمایا ہے، اور ارشاد ہے لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ (یعنی اسلام میں غلط دوستیاں اور جتھہ بندی نہیں ہے جاہلیت میں ہر حلیف دوسرے حلیف سے اسکی توقع رکھتا تھا کہ وہ اس کے معاہدہ اور رشتہ محالفت کا حق ادا کرے گا، اور اسکو پورا کرے گا، خواہ وہ بالکل ظالمانہ اور فاجرانہ ہو، اور اس میں صریح اللہ اور رسول کی نافرمانی ہوتی ہو۔ ۔۔۔۔ میں ڈراتا ہوں ہر اس شخص کو جو میرا یہ خط سنے، اور جسکو یہ خط پہنچے، اس بات سے کہ وہ اسلام کے علاوہ کسی قلعہ کو اختیار کرے، اور اللہ و رسول اور مومنین کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا دوست بنائے، میں بڑے شدومد سے اور بار بار اس سے آگاہ اور متنبہ کرتا ہوں اور میں ان لوگوں پر اس ذات کو گواہ بنا رہا ہوں جسکی قدرت اور تصرف میں تمام جاندار ہیں اور جو ہر شخص کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہے[1]

انہوں نے اپنے ایک فوجی افسر کو جنگ پر روانہ ہونے کے وقت جو ہدایت نامہ لکھا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا ذہن قرآن کے سانچہ میں کس طرح ڈھل گیا تھا، اور ان کا نقطۂ نظر اور طریق فکر دنیادار بادشاہوں اور سیاسی حکمرانوں سے کس قدر مختلف تھا،

منصور بن غالب کے نام ایک فرمان میں لکھتے ہیں:

اللہ کے بندے امیر المومنین عمر کا یہ ہدایت نامہ ہے، منصور بن غالب کے نام جبکہ امیر المومنین نے ان کو اہل حرب سے اور آن اہل صلح سے جو مقابلہ میں آئیں، جنگ کرنے کے لئے بھیجا ہے، امیر المومنین نے ان کو حکم دیا ہے کہ ہر حال میں تقویٰ اختیار کریں کیونکہ اللہ کا تقویٰ بہترین سامان، موثر ترین تدبیر اور حقیقی طاقت ہے۔ امیر المومنین ان کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے دشمن سے زیادہ اللہ کی معصیت سے ڈریں، کیونکہ گناہ دشمن کی تدبیروں سے بھی زیادہ انسان کے لئے خطرناک ہے ہم اپنے دشمنوں سے جنگ کرتے ہیں اور ان کے گناہوں کی وجہ سے ہم ان پر غالب آجاتے ہیں، کیونکہ اگر یہ بات نہیں ہے تو ان سے در اصل ہم میں مقابلہ کی قوت نہیں ہے، کیونکہ نہ تو ہماری تعداد ان کی تعداد کے برابر ہے، اور نہ ہمارا سامان ان کے سامان کے برابر، پس

---

[1] سیرت عمر بن عبدالعزیز (ابن عبدالحکم) ص ۱۰۲، ۱۰۷ ترجمہ مولوی ابوالعرفان صاحب ندوی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر ہم اور وہ دونوں معصیت میں برابر ہو جائیں، تو وہ قوت اور تعداد میں ہم سے بڑھ کر ثابت ہوں گے۔ یاد رکھو اگر ہم ان پر اپنے حق کی وجہ سے فتح نہ پا سکیں گے تو اپنی قوت کی وجہ سے بھی ان پر غالب نہ آ سکیں گے، اور اپنے گناہوں سے زیادہ کسی کی دشمنی سے چوکنا نہ ہوں، جہاں تک ممکن ہو اپنے گناہوں سے زیادہ کسی چیز کی فکر نہ کریں، سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے تم پر کچھ محافظ مقرر کئے گئے ہیں، جو تمہارے سفر و حضر کے افعال کو جانتے ہیں، پس ان سے شرم کرو، اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور ان کو اللہ کی نافرمانی کر کے ایذا نہ پہنچاؤ خصوصاً ایسی حالت میں کہ تمہارا دعویٰ ہے کہ تم راہ خدا میں نکلے ہوئے ہو، اور یہ مت سمجھو کہ ہمارے دشمن ہم سے گئے گزرے ہیں، اس لئے گو ہم گناہگار ہیں، لیکن وہ ہم پر غالب نہیں آ سکتے، کیونکہ بہت سی ایسی قومیں ہیں جن پر ان کے گناہوں کی وجہ سے ان سے بدتر لوگوں کو مسلط کر دیا گیا ہے، پس اللہ تعالیٰ سے اپنے نفسوں کے مقابلہ میں مدد چاہو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ سے تم اپنے دشمن کے مقابلہ میں مدد چاہتے ہو، میں بھی اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں۔

اور امیر المومنین منصور بن غالب کو حکم دیتے ہیں کہ سفر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں، اور اپنے ساتھیوں کو ایسی قطع مسافت پر مجبور نہ کریں جو مشقت میں مبتلا کر دے، اور سفر میں کسی ایسی منزل یا پڑاؤ سے گریز نہ کریں جس سے ان کو آرام ملتا ہو، یہاں تک کہ ان کا دشمنوں سے اس حالت میں سامنا ہو کہ سفر کی تکان نے ان کی قوتوں کو گھٹا نہ دیا ہو، وہ ایسے دشمن کے پاس جا رہے ہیں جو اپنے گھروں میں ہیں، ان کا سامان اور سواریاں سستاتی ہوئی ہیں، پس اگر سفر میں اپنے اور اپنی سواریوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ نہ کریں گے، تو ان کے دشمنوں کو ان پر زیادہ قوت حاصل ہو گی، کیونکہ دشمن اپنے گھروں میں ہیں، جہاں ان کے آدمی اور سواریاں آرام کئے ہوئے ہیں۔ اور اللہ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے۔

اور امیر المومنین ان کو حکم دیتے ہیں کہ ہر جمعہ ایک رات اور دن سفر نہ کریں، اور آرام کریں جس میں خود کو اور جانوروں کو آرام پہنچائیں اور اپنے سامان اور ہتھیاروں کی مرمت کریں، اور امیر المومنین ان کو حکم دیتے ہیں کہ اپنا قیام صلح کی بستیوں سے الگ رکھیں، امن و امان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والی بستیوں میں اُن کے ساتھیوں میں سے کوئی نہ جائے، نہ ان کے بازاروں میں، نہ ان کی مجلسوں میں، ہاں وہ شخص جا سکتا ہے جس کو اپنے دین اور امانت پر پورا بھروسہ ہو، اور نہ اُن بستی والوں پر ظلم کریں اور نہ وہاں سے اپنے لئے گناہ جمع کریں، اور نہ اُن کو کچھ اذیت پہنچائیں، سوائے اس کے کہ شرعی مطالبہ یا واجبی حق ہو، کیونکہ ان کا حق اور ان کی ذمہ داری ہے جس کے پورا کرنے کا تم کو اسی طرح ذمہ دار بنایا گیا ہے جسطرح کہ وہ لوگ حقوق ذمہ کی پابندی کے مکلف ہیں، پس جب تک کہ وہ لوگ اپنے حقوق کی ادائیگی پر ثابت قدم رہیں، تم لوگ بھی اُن کے حقوق ادا کرتے رہو، اور صلح والوں پر ظلم کر کے جنگ والے ملکوں پر غلبہ مت حاصل کرو، قسم اللہ کی تمہیں ان لوگوں کے مال میں سے اتنا حصہ پہلے ہی دیدیا گیا ہے کہ اب مزید کی نہ گنجائش ہے نہ ضرورت، ہم نے تمہارے سامان میں کوئی کوتاہی بھی نہیں کی ہے، اور نہ تمہاری قوت میں کوئی ضعف رہنے دیا ہے، اور تمہارے لئے سامان اچھی طرح جمع ہو گیا ہے، تمہیں ایک منتخب فوج دی گئی ہے اور شرک والے ملکوں کیطرف تم کو مشغول کر کے صلح والوں کیطرف سے تمہاری توجہ ہٹائی ہے، اور ایک مجاہد کے لئے جتنا بندوبست کر سکتا تھا، اس سے بہتر تمہارے لئے کر دیا ہم نے تمہارے لئے قوت کی بہم رسانی میں کوئی گنجائش نہیں چھوڑی، اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اور امیر المومنین کی ہدایت ہے کہ اُن کے جاسوس عرب اور اہل ملک میں سے وہ لوگ ہوں جن کے اخلاص اور صدق پر ان کو اطمینان ہو، کیونکہ دروغ گو کی اطلاع نفع نہیں پہنچاتی، اگرچہ اسکی کوئی بات صحیح بھی ہو، فریب دہندہ دراصل تمہارے دشمن کا جاسوس ہے، تمہارا جاسوس نہیں۔ والسلام علیک

ایک عمومی خط میں عمالِ سلطنت کو تحریر فرماتے ہیں:

اما بعد بیشک یہ ذمہ داری جو اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد فرمائی ہے اگر میں نے اسکو قبول کیا ہے کہ اس سے میرا مقصد کھانا، لباس، سواری یا شادیاں یا جمع اموال ہوتا، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے پہلے ہی چیزیں اتنی دے رکھی تھیں جو مشکل سے لوگوں کو ملا کرتی ہیں، لیکن میں نے اس ذمہ داری کو بہت ڈرتے ڈرتے قبول کیا ہے، مجھے اس کا بخوبی احساس ہے کہ یہ عظیم الشان ذمہ داری ہے، اس کی بازپرس بڑی سخت ہے، جس وقت فریق اور دعویٰ قیامت کے دن جمع ہوں گے، تو

© rasailojaraid.com

باقی صفحہ ۱۷ پر